بسم اللہ الرحمن الرحیم

چھوٹے بچوں کو مسجد میں لانا اور بڑوں کی صف میں کھڑا کرنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ جمعہ میں چھوٹے بچوں کو مسجد میں ساتھ لے کر جانا اور اپنے ساتھ کھڑا کر کے نماز پڑھانا کیسا ہے، کیونکہ اگر پیچھے کہیں کھڑا کریں، تو وہ شرارتیں کریں گے؟

جواب

چھوٹے بے شعور بچے جو نماز کی سمجھ بوجھ نہ رکھتے ہوں اور مسجد میں آکر شور و غل، کھیل کود یا الٹی سیدھی حرکتیں اور شرارتیں کریں جن سے نمازی حضرات تنگ ہوں، ایسے بچوں کو مسجد میں لانا شرعاً ممنوع ہے کہ حدیث پاک میں ایسے ناسمجھ بچوں سے مسجد کو بچانے کا حکم دیا گیا ہے۔ نیز اگر ایسے بچوں سے مسجد میں نجاست کا غالب گمان ہو، تو انہیں مسجد میں لانا مکروہ تحریمی ناجائز و گناہ ہے اور اگر نجاست کا غالب گمان تو نہیں، مگر احتمال یا شک ہے، تو مکروہ تنزیہی و ناپسندیدہ ہے۔ تاہم نابالغ سمجھ دار بچے جو نماز سے واقف ہوں اور مسجد کا ادب پامال نہ کریں، انہیں جمعہ اور دیگر نمازوں میں اپنے ساتھ مسجد میں لانا نہ صرف جائز، بلکہ اچھا ہے؛ کہ اس سے ان کی مسجد کی حاضری کی عادت بنے گی، جبکہ کوئی اور وجہِ ممانعت نہ ہو۔ البتہ ایسے باشعور نابالغ بچے جب دو یا اس سے زیادہ ہوں، تو ان کی صف مردوں کی صف سے پیچھے علیحدہ بنانا سنت ہے، لہذا اگر پیچھے صف بنانے کی بجائے انہیں اپنے ساتھ کھڑا کر لیا، تو یہ خلاف سنت اور مکروہ ہوگا، مگر بہر کیف اس سے مردوں کی نماز اور صف خراب نہ ہوگی؛ کیونکہ نماز کی سمجھ بوجھ رکھنے والے باشعور بچے کی نماز شرعاً معتبر ہوتی ہے۔

مذکورہ بالا تفصیل سے سوال کا جواب واضح ہوگیا کہ جب بچے اتنے چھوٹے ہیں کہ ان سے آداب مسجد کی رعایت نہ کرنے، بلکہ مسجد میں شرارتیں کرنے کا اندیشہ ہے، تو انہیں جمعہ وغیرہ کے لیے مسجد میں لانے کی شرعاً اجازت ہی نہیں۔ نیز بالکل ناسمجھ بچے ہوں، تو ان کو اپنے ساتھ صف میں کھڑا کرنا ممنوع و ناجائز ہوگا؛ کیونکہ ایسا چھوٹا بچہ جسے نماز کی سمجھ بوجھ نہ ہو، اس کی نماز شرعاً صحیح و معتبر نہیں، لہذا صف میں جہاں ایسا بچہ کھڑا ہوگا، وہاں صف میں خلل پیدا ہوگا، کیونکہ اتنی جگہ گویا کہ نماز سے خالی رہے گی اور یہ قطع صف ہے جو کہ ناجائز و گناہ ہے اور یہ گناہ بچے پر نہیں بلکہ اسے کھڑا کرنے والے بڑے شخص پر ہوگا۔

سنن ابن ماجہ، مصنف عبد الرزاق، سنن الکبری للبیہقی اور کنز العمال وغیرہ میں ہے: ”عن واثلة بن الأسقع أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: جنبوا مساجدكم صبيانكم ومجانينكم وشراءكم وبيعكم وخصوماتكم ورفع أصواتكم وإقامة حدودكم وسل سيوفكم“ ترجمہ: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: اپنی مسجدوں کو بچوں سے، پاگلوں سے، خرید و فروخت سے، جھگڑوں سے، اپنی آوازیں اونچی کرنے سے، حدود قائم کرنے سے اور اپنی تلواریں سونتنے سے بچاؤ۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب ما یکرہ فی المساجد، جلد 1، صفحہ 247، حدیث 750، دار احیاء الکتب العربیۃ)

علامہ بدرالدین ابو محمد محمود بن احمد عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 855ھ/1451ء) لکھتے ہیں: "والحاصل أن الصبي والغلام لا يطلقان إلا على من لم يدرك ولم يبلغ" ترجمہ: حاصل یہ ہے کہ صبی اور غلام کا اطلاق اسی پر ہوتا ہے جو سمجھ بوجھ نہ رکھتا ہو اور نابالغ ہو۔ (شرح سنن أبی داود للعینی، کتاب الصلاۃ، باب متی یؤمر الغلام بالصلاۃ، جلد 2، صفحہ 413، مطبوعہ ریاض)

امام اہل سنت اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "فالمراد فی الحديث من لا يعقل اولا يؤمن عليه" ترجمہ: حدیث پاک میں بچے سے مراد وہ ہے جو عقل نہ رکھتا ہو یا (نجاست سے بچنے اور آداب مسجد بجالانے کے حوالے سے) اس پر اعتماد نہ کیا جا سکے۔ (فتاوی رضویہ، جلد 16، صفحہ 460، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

علامہ محمد عابد بن احمد سندی مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1257ھ/1841ء) لکھتے ہیں: "ويحرم إدخال صبيان ومجانين حيث غلب تنجيسهم... وإلا اي وان لم يغلب تنجيسهم فيكره ادخالهم حيث لم يبالوا بمراعاة حق المسجد من مسح نخامة أو تفل في المسجد وإلا فإذا كانوا مميزين ويعظمون المساجد بتعلم من وليهم فلا كراهة في دخولهم" ترجمہ: بچوں اور پاگلوں کو مسجد میں داخل کرنا حرام ہے جبکہ ان کے (مسجد کو) ناپاک کر دینے کا غالب گمان ہو، اور اگر ان سے ناپاکی کا غالب گمان نہ ہو تو انہیں مسجد میں داخل کرنا مکروہ ہوگا؛ کیونکہ وہ حقِ مسجد کا لحاظ رکھنے پر توجہ نہیں دیتے، جیسے کہ مسجد میں ناک کی رطوبت پونچھ دینا یا تھوک دینا (وغیرہ)، اور اگر ایسا نہ ہو یعنی وہ تمیز (عقل و شعور) والے ہوں اور اپنے ولی کے سکھانے سے مساجد کا احترام بجالاتے ہوں تو ان کے داخل ہونے میں کوئی کراہت نہیں ہے۔ (طوالع الأنوار شرح الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، جلد 2، صفحہ 199، مخطوطہ)

علامہ ابن عابدین سید محمد امین بن عمر شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: "والمراد بالحرمة كراهة التحريم لظنية الدليل... وعليه فقوله وإلا فيكره أي تنزيها" ترجمہ: (اگر بچے سے نجاست کا غالب گمان ہو تو اسے مسجد میں لانا حرام ہے، یہاں) حرمت سے مراد کراہتِ تحریمی ہے؛ کیونکہ دلیل ظنی ہے، اور اسی بنا پر ان کا قول "والا فیکرہ (اور اگر نجاست کا غالب گمان نہ ہو تو مکروہ ہے)" یعنی مکروہ تنزیہی ہے۔ (رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، جلد 2، صفحہ 518، دار المعرفۃ، بیروت)

امام اہل سنت اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "اگر نجاست کا ظن غالب ہو تو انہیں (یعنی بچوں کو) مسجد میں آنے دینا حرام اور حالت محتمل و مشکوک ہو تو مکروہ... یوں ہی اگر بچے، بلکہ بوڑھے بھی بے

تمیز، نامہذب ہوں، غل مچائیں، بے حرمتی کریں، مسجد میں نہ آنے دئیے جائیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد16، صفحہ 458، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مسند امام احمد کی حدیث پاک میں ہے: "ویجعل الرجال قدام الغلمان والغلمان خلفھم" ترجمہ: اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مردوں کو (صف میں) بچوں کے آگے اور بچوں کو ان کے پیچھے کھڑا فرماتے۔ (مسند أحمد، تتمۃ مسند الأنصار، جلد 37، صفحہ 544، حدیث 22911، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

علامہ برہان الدین ابراہیم بن محمد حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 956ھ/1549ء) لکھتے ہیں: "والسنة أن يصف الرجال ثم الصبيان ثم النساء لما مر من حديث أنس... ثم الترتيب بين الرجال والصبيان سنة لا فرض هو الصحيح أما بينهم وبين النساء ففرض عندنا" ترجمہ: اور سنت یہ ہے کہ (پہلے) مردوں کی صف بنائی جائے، پھر بچوں کی، پھر عورتوں کی، جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے گزرا۔ مردوں اور بچوں (کی صفوں) کے درمیان ترتیب سنت ہے، فرض نہیں، یہی صحیح ہے۔ البتہ مردوں اور عورتوں (کی صفوں) کے درمیان یہ ترتیب ہمارے نزدیک فرض ہے۔ (غنیۃ المتملی شرح منیۃ المصلی، فصل فی الإمامۃ و حکم الجماعۃ، جلد2، صفحہ 391-390، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

مفتی محمد وقار الدین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1413ھ/1993ء) لکھتے ہیں: "صفوں کی ترتیب کا حکم اس طرح ہے کہ پہلے بالغ مردوں کی صف ہو، پھر بچوں کی اور اس کے بعد عورتوں کی صف ہو... لہذا اگر ایک بچہ تنہا موجود ہے تو چونکہ ایک بچے کا اکیلا کھڑا ہونا مکروہ ہے، اس لیے وہ مردوں کی صف میں کھڑا ہو سکتا ہے، مگر جب دو بچے ہوں گے تو ان کی صف مردوں کے پیچھے علیحدہ کرنا ہوگی۔ اگر وہ مردوں کی صف میں کھڑے ہوں گے تو مردوں کی نماز مکروہ ہوگی، لیکن (اس سے) نماز فاسد کسی طرح نہیں ہوتی۔" (وقار الفتاوی، جلد2، صفحہ 204، بزم وقار الدین، کراچی)

امام اہل سنت اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "صلاۃ الصبی الممیز الذی یعقل الصلاۃ صحیحۃ قطعا" ترجمہ: عقل و شعور والا بچہ جو نماز کو سمجھتا ہو، اس کی نماز یقیناً صحیح (معتبر) ہے۔ (فتاوی رضویہ، جلد7، صفحہ 51، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

شہزادۂ اعلی حضرت مفتی اعظم ہند علامہ مصطفی رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1402ھ/1981ء) لکھتے ہیں: "بالکل ناسمجھ بچے اگر بیچ صف میں ہوں گے تو یہ برا ہوگا، جیسے کچھ کچھ فاصلہ سے آدمی کھڑے ہوں کہ یہ برا اور گناہ بھی ہے۔ حدیث میں فرمایا: "تراصوا الصفوف وسدوا الخلل" (یعنی صفوں میں باہم مل کر کھڑے ہو اور درمیان کی خالی جگہ کو پُر کردو۔) اور چھوٹے بچوں کے کھڑے ہونے میں یہ بات سد خلل گویا حاصل نہ ہوگی۔" (فتاوی مفتی اعظم، جلد3، صفحہ 22، شبیر برادرز، لاہور)

امام اہل سنت اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "بے ضرورت مقتدیوں کا دَرمیں صف قائم کرنا یہ سخت مکروہ کہ باعث قطع صف ہے اور **قطع صف ناجائز**، ہاں اگر کثرت جماعت کے باعث جگہ میں

تنگی ہو اس لیے مقتدی دَر میں اور امام محراب میں کھڑے ہوں تو کراہت نہیں۔ ... رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں : "من قطع صفا قطعه الله" جو کسی صف کو قطع کرے اللہ اسے قطع کردے۔ اور بعض دَروں میں کھڑے ہوئے بعض خالی چھوڑ دے جب بھی قطع صف ہے؛ کہ صف ناقص چھوڑ دی، کاٹ دی، پوری نہ کی، اور اس کا پورا کرنا لازم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں : "اتموا الصفوف" (صفوں کو مکمل کرو۔ ت)۔" (فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ 131و134، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات : 1367ھ/1948ء) لکھتے ہیں : "بلا ضرورت مقتدیوں کو دروں میں کھڑا ہونا مکروہ ہے کہ قطع صف ہے اور قطع صف ممنوع، حدیث میں ارشاد فرمایا : "من وصل صفا وصله الله ومن قطع صفا قطعه الله" (یعنی جو کسی صف کو ملائے اللہ اسے ملائے گا اور جو کسی صف کو قطع کرے اللہ اسے قطع کر دے گا)۔" (فتاوی امجدیہ، جلد 1، صفحہ 163، مکتبہ رضویہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-1333

تاریخ اجراء : 1 ربیع الآخر 1448ھ/14 ستمبر 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net